رسالہ زاد المسافرین

نقل دستخط جناب میر آغا صاحب قبلہ مجتہد العصر

مبسملاً وحامداً ومصلیاً

احکام متعلقہ ابناء سبیل از زمرہ مومنین کہ مندرج
اندرین رسالۂ موسومہ بہ زاد المسافرین
موافق فتوی بار عایت احتیاط اندیشی عمل
بر آنہا کافی خواہد بود انشاء اللہ الکریم الودود
وھو الموفق للصواب ومن عندہ حسن
الثواب نمقہ العبد الذلیل الخاطی
المصطفی المدعو بمیر آغا عفی عنہ وولد
عمدۃ العلماء السید محمد ہادی سبط العلامۃ
المقام مولانا السید دلدار علی اعلی اللہ
دار الکرامۃ وکان ذلک یوم الخمیس
التاسع والعشرین من ولی الجمادین سنۃ
ست وتسعین بعد الالف ومأتین
من ہجرۃ سید الثقلین صلوات اللہ علیہ
وآلہ

محمد العلم سید ہادی ۱۲ — سید مصطفی بن عمدۃ

نقل دستخط جناب سید ابراہیم صاحب قبلہ مجتہد العصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الخالق العباد والصلوۃ علی محمد وآلہ
الھادین الی طرق السداد وسبل الرشاد اما بعد
پس بر متمسکین باذیال مطاہرین و محققین تا ہر راہ
عاملین مخفی و محتجب مباد کہ آنچہ مسائل درین رسالہ شریفہ وجیزہ
منیفہ مندرج است با رعایت احتیاط کہ سبیل نجات است محرر
گردیدہ و عمل بر آن انشاء اللہ موجب برأت ذمہ مسافر و باعث
حصول اجر وفور ہمہ کس خواہد شد جزی اللہ مؤلفہا عنا
خیر الجزاء واسبغ علیہ الآلاء وصرف عنہ اللاواء وجعلہا
اللہ لنا زاد المعاد وذخر الیوم التناد وما نحن
فی الدنیا الا ترکب وعن قریب من ابناء السبیل سیضرب علیہم
طبل الرحیل فنرتحلون عنہا قلیل نمقہ العبد المذنب الذی لا حظ
من الحسنات ولا بضائع الا السیئات محمد ابراہیم بن العلامۃ
عماد العلماء محمد التقی علی اللہ مقامہ یوم الخامس
والعشرین من ولی الجمادین سنۃ ست وتسعین بعد الالف ومأتین من الہجرۃ النبویۃ علی مہاجرہا الف الف تسلیم وتحیۃ

سید محمد ابراہیم ۱۲

در مطبع فیض منبع اثنا عشری
واقع لکھنؤ محلہ وزیر گنج

باہتمام سید عابد علی رضوی
در سنہ ۱۳۰۳ ہجری حلیہ طبع پوشید

بحسن تصحیح خاطی غریق دریاے معاصی سید عابد علی مہتمم مطبع اثنا عشری دوسری مرتبہ تعداد ۶۰۰



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العظیم الجلیل ؛ العدیم الشبیہ والعدیل ؛ الدال علی وجود وجودہ کل موجود وھو للمتحیرین دلیل ؛ الذی ارشدنا الی طریق النجاۃ وھدانا سوآء السبیل ؛ والصلواۃ والسلام علی النبی الکریم والرسول النبیل ؛ محمد المصطفی خاتم فص الرسالۃ وآلہ مصادر الھدایۃ، ومھابط الوحی والتنزیل اما بعد پس یہ عجالۂ عزیزہ اور رسالہ وجیزہ ہے متضمن اکثر مسائل اور اغلب احکام متعلقہ قصر صلواۃ وصیام جو کہ بزبان اردو بعبارت سلیس واسطے انتفاع عامۂ مومنین اور شیعیان آل طٰہٰ ویٰسین کے قالب تالیف وتصنیف میں آیا امید طالبین اور منتفعین سے یہ ہے کہ جب اس رسالہ سے مستفید ہوں اور نفع پائیں تو اسکے مؤلف خاطی غریق دریائے معاصی کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں اور نام اسکا زاد المسافرین رکھا گیا اور اب میں شروع کرتا ہوں بیچ بیان مقاصد ومطالب کے متقربا بہا الی اللہ رب العالمین ؛ راجیا بذلک غفرانہ ورضوانہ فی الدنیا ویوم الدین ؛ انہ خیر موفق ومعین ؛ وعلیہ نتوکل وبہ نستعین ؛

پس مخفی نہ رہے کہ لزوم قصر نماز ہائے رباعیہ منجملہ فرائض یومیہ کی چھ شرطیں ہیں

شرط اوّل یہ ہے کہ قصد مسافت معتبرہ شرعیہ رکھتا ہوا اور وہ آٹھ فرسخ ہے اور ایک فرسخ
بقدر تین میل شرعی کے ہے اور ایک میل شرعی چار ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے لیکن چونکہ ان بلاد
مین مقدار فرسخ شرعی وغیرہ بدون پیمایش معلوم نہین ہو سکتے اور پیمائش نہایت دشوار
ہی لہذا الخیف نے تطبیق کی اوسکی ساتھ میلہائی انگریزی کے کہ جو منصوب و مقرر ہین اور مقدار
اونکی اون کتب مطبوعہ سے کہ جو تصنیف کردہ بعض واقف کاران امور متعلقہ سرکار انگریزی
ہین دریافت کر لے اور خلاصہ اوس حساب کا یہ ہے کہ مسافت شرعیہ مذکورہ بمقدار سوا
ستائیس میل انگریزی باضافہ اسّی ہاتھ ہوتی ہے اور بظاہر یہ حساب اقرب بہ تحقیق ہی
پس اگر بلد مقصود بقدر مسافت مذکورہ ہو یا زیادہ اوسسے تو قصر نماز لازم ہوگا بتحقق
شرائط باقیہ اور اگر کوئی موضع بمقدار نصف مسافت مذکورہ ہو یا زیادہ از نصف
پس اگر یہ ارادہ ہو کہ اوسی دن یا اوس دن کے بعد جو شب ہوگی اوس مین مراجعت
کرونگا تو قصر کرنا لازم ہے اور اگر یہ ارادہ ہو کہ اوس موضع مین اقامت عشرہ
یا زیادہ کر لونگا تب مراجعت کرونگا تو اتمام کرنا مطلقاً لازم ہے اور اگر تیسری
صورت ہو یعنے بعد اوس دن و رات کے اور قبل عشرہ کے رجوع کرونگا تو احتیاطاً
جمع کرے درمیان قصر و اتمام اور جمع سے جو کچھ مراد ہے وہ بعد از ین مذکور ہوگا
اور اگر جمع کرنا اوسپر شاق و دشوار ہو بسبب ضعف قوی یا بیمارے وغیرہ کے
تو صورت مذکورہ مین نماز کو تمام پڑھے اور قصر نکرے اور اگر ابتدا سے
سفر مین قصد مسافت کا بالکل نہ رکھتا ہو جس طرح سے کہ غلام گریختہ
یا حیوان گریختہ کے گرفتار سے کیواسطے روانہ ہوا اور قصد یہ ہے کہ
جہان پر وہ ملجاوے گا اوس جگہہ سے واپس آؤنگا یا سات فرسخ تک

جانیکا قصد تھا یا کم اس سے اور قبل عشرہ رجوع کرنیکا ارادہ نتھا پس جب وہان پر او پہنچا تو
ایک یا دو فرسخ مثلاً زیادہ کا قصد کر کے روانہ ہوا پس ان سب صورتون مین نماز کو
تمام پڑہے اور قصر نکرے ہان اوس موضع پر پہنچکر اگر قصد کرے بازگشت کا طرف
اوس مکان کے جہان سے سفر شروع کیا تھا اور یہان سے تا مکان مذکور مسافت
شرعیہ پائی جاتی ہو تو اثنائی مراجعت مین قصر کرنا لازم ہوگا اور اگر کسی بلد کی
دو راہین ہون کہ ایک راہ نزدیک کی ہے اور آٹھ فرسخ سے کم ہے اور دوسری
راہ دور ہے یعنے آٹھ فرسخ سے کم نہین ہے پس اگر راہ بعید کو اختیار کرے
تو قصر کرے اور اگر راہ قریب کو اختیار کرے اور یہہ ارادہ ہو کہ وہان پہنچکر اقامت
عشرہ یا زیادہ کرونگا پس اتمام کرے نہ قصر اور اگر قبل عشرہ مراجعت کا ارادہ
ہو تو حکم اوسکا عبارات سابقہ سے مستنبط ہو سکتا ہے **شرط دوم** پہنچنا ہے
تا حد ترخص اور مراد اوس سے یہہ ہے کہ پہنچ جاوے اوس مقام پر کہ جہان
عمارات اوس بلد کی کہ جہان سے سفر شروع کیا ہے نہ دکہائی دیوین یعنے
آخر بلد کے عمارات مخفی ہو جاوین اور آخر بلد مذکور کی اذان بھی نہ سنائی
دیوی اور لیکن مینار و مانند اوسکے جو عمارت نہایت مرتفع و بلند ہو اوسکا اعتبار
نہین ہے پس اگر اذان سنائی دیتی ہو اوس محلہ کی کہ جہان سے یہہ روانہ ہوا ہے
اور کوئی عمارت متوسط اوس محلہ کی بھی دکہائی دیتی ہو تو تمام پڑہے نماز کو
اور اگر ایسے مقام پر پہنچا ہو کہ آخر بلد مذکور کی اذان نہین سنائی دیتی اور نہ آخر
بلد کی کوئی عمارت متوسط دکہائی دیتی ہے سوائے مینار اور مانند اوسکے کی
تو وہان پر قصر لازم ہے اور اگر کوئی صورت اور ہو سوائے دونون صورتون
مذکورہ کے مثلاً آواز اذان کی وہان پر مخفی ہو گئی ہو نہ عمارت متوسط یا بالعکس

یا بلد مذکور وسیع ہو اور محلہ سکونت کی عمارات واذان مخفی ہوگئی ہو نہ آخر بلد کی پس
نماز پڑہنے مین تاخیر کرے تا اینکہ عمارات متوسطۂ آخر بلد اور اذان آخر بلد مخفی ہو جاوے
پس بعد اوسکے قصر کرنا لازم ہوگا اور اگر قبل وصول بموضع مذکور نماز کو بجا لاوے
تو احتیاطاً جمع کرے میان قصر و اتمام شرط سوم یہ کہ وہ سفر مباح اور جائز ہو
پس اگر وہ سفر کرنا اوسکو حرام ہو تو نماز تمام پڑہے نہ قصر اور ظاہر الکلیہ اس
باب مین یہ ہے کہ جو فعل ایسا ہے کہ کرنا اوسکا بہ نسبت اوس شخص کے اوس
زمانہ مین اور اوس طور سے شرعاً جائز ہے تو اوس کام کے کرنے کے واسطے
سفر بھی جائز ہے جسطرح سفر حج یا سفر واسطے زیارات روضات مقدسہ معصومین ؑ
کے یا واسطے ملاقات بعض اقربا کے یا مومنین کے یا واسطے تجارت مباح کے یا واسطے
تحصیل معاش کے بوجہ مباح یا اور کسی فائدہ مباح کیواسطے سفر کرے و الا وہ
سفر حرام ہوگا جسطرح سفر کرنا بقصد غصب مال مومن یا واسطے ظلم کرنیکے اوپر کسی
مسلم کے یا سفر کرنا بہمراہی ظالم یا واسطے اوس شکار کے کہ جو فقط لہو لعب کے
محبت سے ہو جیسا کہ علما نے لکہا ہے اور مانند اسکے پس ان سب صورتون مین
نمازون کو تمام پڑہے اور اگر سفر کرے غلام یا کنیز بدون اذن آقا یا زوجہ بدون
اذن شوہر یا فرزند بالغ عاقل بدون اذن والدین جبکہ اذن حاصل کرنا
اون لوگون سے در بارہ سفر مذکورہ شرعاً لازم ہو تو یہ سب اشخاص سفر مین نمازکو
تمام پڑھین نہ قصر کیونکہ ان سب کا سفر حرام ہے شرط چہارم یہ ہے
کہ اثنائے مسافت شرعیہ مین قصد اقامت عشرہ یا زیادہ کسی موضع مین نرکہتا ہو
پس اگر مثلاً کوئی شخص باشندگان لکہنؤ سے ارادہ سفر کرے تا الہ آباد اور ابتدائے
سفر یہ قصد ہووے کہ کانپور مین مثلاً دس دن یا زیادہ رہونگا بعد ازان فی الفور

قصر کرے اور کانپور مین پہنچکر اتمام کرے اور اگر مسافت شرعیہ سے راہ مذکور
کم ہو تو اتمام کرے مطلقًا اور بعد ازان اسیطرح سے حکم از کانپور تا الہ آباد اور
اگر صورت مذکورہ مین از ابتداے سفر قصد اقامت عشرہ یا زیادہ کسی موضع مین
نہ تھا لیکن جب کانپور مثلا پہنچا تو قصد اقامت عشرہ یا زیادہ کر لیا اور بعد ازان
کسی نماز چار رکعتی کو باتمام ادا کیا پس جب تک وہان رہے اتمام کرتا رہے اگرچہ
بعد اتمام فریضہ مذکورہ کے قصد اقامت عشرہ مین تزلزل ہو جاوے یا ارادہ
بدل جاوے اور اگر بعد قصد اقامت عشرہ کے کوئی نماز چار رکعتی تمام نہ پڑہی
ہو اور ارادہ بدل جاوے اور متردد ہو روانگی اور توقف مین پس جبتک متردد
رہے قصر کرتا رہے تیس دن تک اور بعد ازان اتمام کرے اگرچہ ایک ہی نماز
تمام پڑہی تھی کہ وہان سے روانہ ہو گیا **شرط پنجم** یہہ کہ اثنائے مسافت
شرعیہ مین وطن اس شخص کا یا جو موضع حکم وطن مین ہے واقع نہو پس اگر
واقع ہو اور از مقام شروع سفر تا وطن مسافت شرعیہ نہو تو اتمام کرتا رہے مطلقًا
والا اثنائے راہ مین قصر کرے اور وطن مین اتمام اور یہی حکم ہے وطن مذکور
سے اوس بلد تک کہ جہان جانے کا ارادہ ہے اور چونکہ معنی وطن
مین فی الجملہ اختلاف پایا جاتا ہے اور جو مواضع کہ حکم وطن مین ہین اونمین
اختلاف کثیر کلام علمائے اعلام سے ظاہر ہوتا ہے لھذا
بابت اسکے ایک جدول علیحدہ اس عاصی خاطی نے لکھی
ہے برعایت احتیاط اوسکی نقل اس مقام پر لکھی جاتی ہے

اور وہ جدول یہہ ہے

تعداد	بیان نازل ہونے مسافر کا وطن مین یا جو مواضع مثل اوسکے ہین	حکم
۱	اگر وارد ہو مسافر وطن مستند ... مین یعنے اوس موضع مین کہ جہان پر اس شخص کا کوئی مکان یا زمین مملوک تھی اور چھہ مہینے یا زیادہ وہان پر رہ چکا ہے بقصد استیطان یعنے باین ارادہ کہ سوائے اوسکے اور کہین وطن اور جائے قرار وسکونت تو تمام زندگی اختیار نکریگا —	اتمام کرے خواہ وہ ملک باقی ہو خواہ نہ
۲	صورت اولی بحال ولیکن اوس وطن کو ترک کرکے وطن دیگر اختیار کیا پس بعد ازان وارد ہوا وطن متروک مذکور مین —	اتمام کرے ایضاً
۳	صورت اولی مین اگر بقصد استیطان نرہا ہوا ور باقی امور مذکورہ سب پائے جاتے ہون اور اوس موضع کی سکونت کو ترک کر چکا ہو بعد ازان اوس موضع متروک پر وارد ہو —	جمع کرے میان قصر و اتمام یا اتمام کرے بعد
۴	وارد ہوا اوس موضع مین کہ بقصد توطن دائمی وہانپر تا شش ماہ یا زیادہ رہ چکا تھا لیکن کوئی ملک وہان اسکی نہ تھی —	ایضاً حکم ۳
۵	صورت چارم بحال ولیکن کوئی درخت مثلاً مملوک تھا نہ زمین اور نہ مکان —	ایضاً
۶	کسی شہر یا قریہ مین بلا قصد توطن چند سال رہا اور وہانپر کچھ زمین یا مکان مملوک تھا پس وہان پر وارد ہوا —	ایضاً
۷	پہنچا اوس موضع مین کہ وہان کوئی مکان یا زمین مملوک تھی اور بقصد توطن وہان گیا تھا اور اب تک اوسکے سوا دوسرا وطن نہین اختیار کیا لیکن ابھی تک وہانپر تا شش ماہ نرہا تھا کہ وہانسے سفر کیا —	ایضاً
۸	اپنے قریہ یا باغ مملوک مین بعض اوقات مین سکونت کرتا ہے بلا قصد توطن اور مجموع زمانہ سکونت ہائے متفرقہ شش ماہ یا زیادہ تھا پس اوس جگہ پر وارد ہوا —	ایضاً
۹	صورت ہشتم بحال لیکن مجموع زمانہ سکونت شش ماہ سے کم تھا —	قصر کرے
۱۰	کسی شہر یا قریہ مین کچھ ملک نرکھتا تھا اور بلا قصد توطن مدت دراز تک رہا کیا پس اوس شہر مین وارد ہوا —	ایضاً قصر

شرط ششم یہہ ہے کہ کثیر السفر نہو اور ظاہر امراد کثیر سے وہ ہے کہ جسنے
سفر کو عمل اور عہدہ اپنا قرار دیا ہو یعنے یہہ عزم کیا ہے ہو کہ ہمیشہ سفر مین رہا کرونگا
جسطرح کوئی تاجر یا کوئی مرد سیاح قصد سفر دائمی کرے یا وہ پیشہ اختیار کیا ہو
جو مستلزم مسافرت ہو غالبًا مانند ملاح یا جمال یا قاترچی ہونا باوجود قصد سفر دوامی اور
ظاہر یہہ ہے کہ شخص مذکور پہلے سفر مین اور دوسرے سفر مین بہی قصر کریگا مثل
دیگر مسافرین اور بعد منقطع ہونے سفر دوم کے پہر اتمام کرتا رہے خواہ سفر مین
رہے خواہ وطن و غیرہ ہان اگر شخص مذکور اپنے وطن مین دس دن یا زیادہ رہے
خواہ نیت اقامت عشرہ کی ہو خواہ نکی ہو تو بعد اوسکے اگر سفر کریگا اور شرائط
قصر متحقق ہونگے تو ایک مرتبہ سفر مین اوسکو قصر کرنا واجب ہوگا اور یہی حکم ہے اگر سواے
وطن کے اور موضع مین نیت اقامت عشرہ کرکے دس دن یا زیادہ توقف کر چکا ہو
اوسکے بعد سفر کرے اور اگر غیر وطن مین نیت اقامت عشرہ کی ہو لیکن قبل دس
دن کے روانہ ہوا تو قصر کا حکم نکیا جاویگا اور اسیطرح سے اگر نیت اقامت
عشرہ کی ہو بلکہ نیت روانگی ہو یا متردد رہے توقف روانگی مین مہینا بہر سے زیادہ
جب بہی بدستور اتمام کرتا رہے مطلقًا اور جس سفر مین کہ حکم قصر کا واسطے کثیر السفر کے
کیا جاویگا یعنے وہ سفر کہ واقع ہوا ہے بعد ازانکہ دس دن رہچکا ہے وطن مین
مطلقًا یا غیر وطن مین مع قصد اقامت عشرہ پس بعد ازان انقطاع سفر مذکور
جب دوسرا سفر شروع کرے تو پہر حکم کثیر السفر جاری ہو کر اتمام لازم ہوگا
بنا بر تصریح بعض اعلام لیکن احوط یہہ ہے کہ ایک مرتبہ یعنے سفر دوم مین
جمع کرے بیچ قصر و اتمام اگر حرج و مشقت شدید نہو والا اتمام کرے اور
اور تیسری مرتبہ کے سفر سے حکم کثیر السفر جاری ہوگا بالاتفاق جبتک کہ مصداق

شروط ششش گانہ قصر کے بیان سے فراغ حاصل ہوا پس معلوم کرنا چاہیے کہ جب
بعض شروط مذکورہ نپائی جاوین اگرچہ ایک ہی شرط اون مین سے نہ پائی جاوے
تو قصر جائز نہوگا اور اتمام لازم ہوگا اور اگر سب شروط مذکورہ متحقق ہون تو قصر
نماز واجب ہوگا اور اتمام جائز نہوگا مگر ایک صورت خاص مین کہ وہان پر اکثر
علماء نے فرمایا ہے کہ مسافر کو قصر و اتمام مین اختیار ہے اور وہ صورت یہہ ہے
کہ مسافر وارد ہو شہر مکہ معظمہ مین یا شہر مدینہ منورہ مین یا مسجد جامع کوفہ مین خاصۃً
نہ تمام شہر کوفہ مین یا حائر ابی عبد اللہ الحسینؑ مین خاصۃً تمام شہر کربلا ئے معلی مین
پس بنابر قول مشہور ان چار مواضع مشرفہ مین قصر و اتمام نماز مین اختیار ہے اور
احوط یہہ ہے کہ بعد نیت اقامت عشرہ اتمام نماز کرے اور اگر نیت اقامت
عشرہ نہو سکے تو قصر کرے بلا ارادہ تعیین قصر اور الحاق باقی مشاہد و روضات
مقدسہ کا ساتھہ مواضع اربعہ مذکورہ کے بیچ حکم مذکور یعنے تخییر کے ثابت نہین
ہوتا اور سبیل احتیاط کی واضح ہے اور یہہ جو کچھ کہ بیان ہوا بہ نسبت قصر صلوٰۃ کی تھا
اور لیکن قصر صوم پس معلوم ہو کہ مسافر کو ترک صوم لازم ہوگا جبکہ سب شروط سابقہ
مذکورہ پائے جاوین اور علاوہ اون شروط کے ایک امر یہہ ہے کہ جب سفر کا قصد
رات سے کیا ہو اور قبل زوال شمس گھر سے روانہ ہو جاوے تو بعد وصول بحد
ترخص روزہ افطار کرنا لازم ہوگا اور اگر صورت مذکورہ مین بعد زوال شمس کے
گھر سے روانہ ہوا یا رات سے قصد سفر نہ تھا بلکہ اثنائے روز مین قصد کیا تو احتیاطاً
اوس صوم کو تمام کرکے بعد ازان قضا اوسکے بجالاوے اور دوسرے یہہ کہ
مواضع اربعہ مقدسہ مین ہرچند بنابر قول مشہور اتمام و قصر صلوٰۃ مین اختیار
ہے لیکن روزہ رکھنے کا جواز اون مواضع مین ثابت نہین جبتک کہ نیت

بیان قصر صوم

اقامت عشرہ نہ واقع کرے اور اس مقام مین چند مسائل ہین مسئلہ پہلا قبل ازین جو بیان ہوا کہ بعض صورتو نمین جمع میان قصر و اتمام کرے تو اوس سے مراد یہہ ہے کہ نماز ظہر چار رکعت پڑھے بہ نیت قربت اور بعد ازان ظہر کو دو رکعت پڑھے نیز بہ نیت قربت اور اسیطرح سے عصر اور عشا کو اور لیکن مغرب پس اوسکو ایک مرتبہ اور نماز صبح بھی ایک مرتبہ پڑہے اور صوم کا ترک و فعل جمع نہین ہو سکتا ہان کسی مقام پر احوط یہہ ہے کہ صوم اوسدن رکھے اور بعد ازان اوسکا اعادہ کرے مسئلہ دوسرا اگر شرائط قصر صلواۃ و صوم پائے جاتے ہون اور مسافر ماہ رمضان مین صوم کو قبل از وصول حد ترخص افطار کرے پس اگر در حالت عمد اور علم بمسئلہ ہو تو قضا کے ساتھہ کفارہ ترک صوم ماہ رمضان واجب الادا ہوگا اور اگر جاہل مسئلہ ہو لیکن تفریط کی ہو لیکن باوجود تنبہ کے مسئلہ دریافت نکیا جب بھی کفّارہ لازم ہوگا اور اگر جاہل غیر متنبہ ہو یعنے غفلت و ذہول مین رہا دریافت مسئلہ سے پس سقوط کفّارہ اظہر ہے واللہ یعلم مسئلہ تیسرا جس طرح اعتبار حد ترخص روانگی مین ہے اسیطرح اعتبار اوسکا ہے وقت مراجعت کے پس جب حد ترخص کے اندر داخل ہو اور گھر کے جانب روانہ ہو تو علی المشہور نماز تمام پڑہے اگرچہ گھر مین داخل نہ ہوا ہو لیکن احوط یہہ ہے کہ نماز مین تاخیر کرے یہانتک کہ داخل خانہ ہو اور اگر بعد داخل ہونے کے حد ترخص مین اور قبل از وصول در خانہ نماز پڑہے تو جمع کرے میان قصر و اتمام اور اگر ماہ رمضان ہو اور مسافر دن کو حد ترخص ہو پس اگر اوسدن کوئی شے مفطر عمل مین نہین لایا اور قبل زوال شمس داخل حد ترخص ہوا ہے تو نیت صوم کی کرلے اور وہ صوم کافی ہوگا اور اگر صورت مذکورہ مین

بعد زوال داخل ہو تو احتیاطاً امساک بقیہ یوم لازم سمجھے اور بعد اوسکے قضا اوس صوم
کی بجالاوے اور اگر مفطر عمل مین لایا ہو تو بقیہ یوم مین امساک مستحب ہے نہ واجب
اور قضا اوس صوم کی لازم ہوگی بلا تردد **مسئلہ چوتھا** اگر قبل شروع سفر وقت
نماز چار رکعتی مثل ظہر کے داخل ہو چکا ہو اور بعد تجاوز از حد ترخص اوس نماز کو اثنائے
راہ مین پڑہے باوجود بقائے وقت تو قصر کرے اوس مین علی الاظہر اور اگر مسافر کو
وقت ظہر مثلاً اثنائے راہ مین داخل ہوا اور بعد اوسکے اپنے گھر مین وارد ہوا یعنے
سفر منقطع ہوا مع بقاء الوقت تو اوس نماز کو تمام پڑہے علی الاقوی اور خلاصہ یہہ
کہ ان دونون صورتون مین اعتبار زمانہ ادا ہی نہ زمانہ ابتدائے وجوب اور اگر فوت ہوجاوے
نماز مذکور تو ہنگام قضا جمع کرے میان قصر و اتمام خواہ صورت اول مین فوت ہوئی
ہو خواہ صورت دوم مین اور سوائے ان دو صورتون کے اگر نماز قصر فوت
ہوئی ہو تو اوسکو قصراً قضا کرے اگرچہ حضر مین ہو اور اگر نماز حضر کی فوت ہوئی
ہو تو اوسکو اتماماً قضا کرے اگرچہ سفر مین ہو **مسئلہ پانچوان** جب شرائط قصر صوم
پائی جاتی ہون تو جسطرح سے روزہ ماہ رمضان حاضر کا سفر مین رکھنا جائز نہین
اوسیطرح روزہ قضائے رمضان ماہ گذشتہ کا بھی جائز نہین بلکہ کوئی روزہ
واجبی سفر مین جائز نہین لیکن مستثنی ہین اوس مین سے تین صورتین
اول صیام ثلثہ بدل ہدی۔ دوم۔ اٹھارہ صیام بدل بدنہ بہ نسبت حاج کی
بنا بر تفصیل مندرجہ کتب فقہیہ۔ سوم وہ صوم کہ جو نذر کیا ہو بروز معین
بقید سفر وحضر یعنے یہ نذر کی ہو مثلاً کہ پہلی تاریخ ماہ رجب یا ماہ شعبان
کی روزہ رکہون گا خواہ سفر مین ہو خواہ حضر مین تو اوسدن کا روزہ رکہنا
واجب ہوگا اگرچہ سفر مین ہو اور یہی حکم ہے اگر فقط سفر کی قید کی ہو یعنے

پہلی تاریخ ماہ مذکور کی روزہ رکھونگا جبکہ سفر مین ہون خاصتہً نہ حضر مین اور اگر مطلق
روزہ رکھنے کی نذر ہو تو سفر مین نہین رکھہ سکتا بلکہ اگر یون نذر کرے کہ مثلاً
تین روزہ رکھونگا مطلقاً خواہ سفر مین ہون خواہ حضر مین جب بھی علی الظاہر سفر
مین نہین رکھہ سکتا اور اگر حالت حضر مین یون نذر کی ہو کہ جمعہ آئندہ کو مثلاً روزہ
رکھونگا پس اتفاق سے جمعہ مذکور زمانہ سفر مین واقع ہوا تو بھی اوسدن روزہ
نرکھے اور بعد انقطاع سفر اوس روزہ کی قضا بہ نیت قربت بجالاوے مسئلہ چھٹا
جبکہ شرائط لزوم قصر صلواۃ وصوم متحقق ہون اور مسافر نماز چار رکعتی کو تمام پڑہے
یا روزہ ماہ رمضان مثلاً رکھے پس اگر عامد اور عالم بفساد و بطلان تھا تو گنہگار ہوگا
اور وہ نماز وصوم باطل وفاسد ہونگی اور اگر جاہل تھا نہ جانتا تھا کہ سفر مین
قصر کرنا لازم ہے یا جانتا تھا لیکن بھول گیا پس اگر نماز تمام پڑہ کر فارغ ہوا ہو
اور وقت باقی ہو تو اعادہ نماز کرے قصراً بہ نیت قربت اور اگر وقت نماز کا گذر
گیا ہو تو قضا ساقط ہے علی الاظہر الاشہر خواہ جاہل ہو خواہ ناسی اور اگر اثنای نماز
چار رکعتی مین جاہل کو مسئلہ معلوم ہو جاوے یا ناسی کو یاد آجاوے تو ظاہراً نماز باطل ہے
اگرچہ ابھی تک دو رکعت سے زیادہ نہ پڑہی ہو اور اگر جاہل مسئلہ روزہ واجبی رکھے
حالت سفر مین اور اثنائے روزہ مین علم مسئلہ حاصل نہو پس روزہ اوسکا صحیح
وکافی ہے اور اگر ناسی تھا یعنے مسئلہ کو جانتا تھا لیکن بھول گیا تو اوس صوم کی
قضا واجب ہے اور اگر اثنائے صوم مین جاہل کو مسئلہ معلوم ہو یا ناسی کو یاد آوے تو
روزہ باطل ہو جاویگا پس افطار کرے صوم کو اور بعد ازان قضا اوسکی بجالاوے
مسئلہ ساتوان سفر مین نوافل فرائض قصریہ یعنے نافلہ ظہر وعصر وعشا ساقط
ہین اور مستحب ہے کہ بعد ہر فریضہ کے منجملہ فرائض ثلثہ مذکورہ تیس مرتبہ تسبیحات

اربعہ کو پڑھے اور احتیاطا لازم ہے کہ سفر مین روزہ سنتی بھی نہ رکھے لیکن مستثنی ہے
اوسمین سے تین صوم سنتی رکھنا نذر دیکر روضہ جناب رسالتمآب صلعم کے
واسطے طلب حاجت اور حصول مقصد کے بہ کیفیت و طریقہ منقولہ مسئلہ
آٹھوان مخفی نہ رہے کہ دربارہ لزوم قصر یا اتمام کچھہ مداخلت سرعت سیر اور عدم
سرعت کو نہین ہے اور نہ اس امر کو کہ پیادہ ہو یا سوار ہو ریل پر یا اور کسی مرکب
پر دریا مین ہو یا خشکی مین ہو پس یہہ امر جو مخفی ہے بعض افاضل متبحرین
منجملہ علمائے معاصرین سے کہ وہ فرماتے ہین کہ جب ریل پر سوار ہو کر سفر کرے
تین چار منزل کا مانند اسکے کہ لکھنو سے تا کانپور جاوے تو لزوم قصر مین تامل ہے
یا احتماما فرماتے ہین کہ اسصورت مین اتمام کیا جاوے نہ قصر تو اس قول کی کوئی
دلیل اور وجہہ وجیہہ ذہن ناقص مین محظور نہین ہوتی سوائے اسکے کہ یہہ کہا
جاوے کہ اس صورت مین سفر عرفی نہین صادق آتا لیکن جواب اسکا یہہ ہے
کہ اولا عدم صدق سفر عرفی اوسپر ممنوع ہے بہ اشد منع اور ثانیا بر تقدیر تسلیم
پس فرض عدم صدق اوسکا سفر نہین اسلیے کہ جب شارع نے کچھہ شرائط
مقرر فرمائی واسطے لزوم قصر کے اور حکم کیا کہ جب یہہ شرائط متحقق ہوون
تو قصر کرنا واجب ہے اور ظاہر ہے کہ صدق مسافرت عرفیہ منجملہ شروط معہودہ
شرعیہ نہین ہے پس جب شرائط شرعیہ قصر کے پاے جاوینگے قصر واجب ہوگا خواہ عرفا
اوسپر مسافرت صادق آوے کما ہو الاظہر خواہ فرض کیا جاوے عدم صدق اوسکا جسطرح
سے کہ مواضع لزوم اتمام مین قصر کرنا شرعا جائز نہو گا اگرچہ عرفا اوسپر حاضر یا غیر
مسافر صادق نہ آوے کما ہو واضح واللہ یعلم خاتمہ اس مقام مین سبعہ افراد
بیان بعض طرق و کیفیات ادائے فرائض یومیہ کا بہ نسبت اوس مسافر کے

کہ جو ریل پر سوار ہو کر سفر کرے مناسب معلوم ہوتا ہے واسطے انتفاع عامۂ مومنین کے پس
معلوم ہو کہ اگر اتنی مہلت ملے کہ ریل پر سے اوتر کر زمین پر نماز پڑھ سکتا ہے تو اوپر
سے اوتر کر نماز کو بجا لاوے اور کچھ اشکال نہین ہے پس اگر مہلت زیادہ ملے تو نماز مین
بقدر مہلت طول دے سکتا ہے اور اگر کم مہلت ہو تو واجبات پر اکتفا کرے یہانتک
کہ اگر فرصت اقل ہو تو قرارت مین فقط سورہ حمد پڑھے اور رکوع و سجود مین ایک
ایک مرتبہ سبحان اللہ اور تشہد خفیف اور ایک سلام اخیر بجا لاوے اور بعد ازان
ظاہرا اس نماز کا اعادہ واجب نہو گا مگر جب کہ تفریط کی ہو اور وقت وسیع مین سے
کسی قدر ضایع کیا ہو عمداً اختیاراً کہ اس صورت مین اوس نماز کا اعادہ کرے بعد
زوال عذر اور اگر اتفاق سے اثنائے نماز مین ریل روانہ ہوتی ہو یہانتک کہ اتمام
نماز مین خوف ہے کہ ریل روانہ ہو جاویگی اور یہ شخص اوسی جگہ رہجاویگا پس ظاہرا
لازم ہوگا کہ نماز پڑھتا ہوا ریل کیجانب روانہ ہو اور حتی الامکان رو بقبلہ رہے اور
رکوع کیواسطے جھک جاوے بقدر واجب اور بعد ازان استادہ ہو کر پھر سجدہ
کیواسطے زیادہ تر جھکے مرتبہ اول سے اور بعد اتمام نماز اوسکا اعادہ کرے بنیت
قربت احتیاطاً اور اگر اوترنا ریل پر سے نہو سکے پس اگر ریل ایک جگہ پر
ٹھہری ہو اور نماز کا بجا لانا ساتھ سب شرائط و افعال واجبہ کے ممکن ہو تو اوسیطرح بجا لا
اور کچھ اشکال نہین اور یہی حکم ہے اگر صورت مذکورہ مین ریل ٹھہری نہو بلکہ چلی
جاتی ہو لیکن اوسوقت مین قبلہ نماز وغیرہ سے اگر سمت قبلہ معلوم ہوتی رہے تو اثنائے
نماز مین قبلہ کیجانب متوجہ ہو جاوے اوسوقت مین کہ ریل سمت قبلہ سے منحرف
ہوگئی ہو اور اگر اس حال مین علم قبلہ کا حاصل نہو تو ظن کے بنا پر عمل کرے
اور اگر ریل پر استادہ ہونے مین اس شخصکو سر جھکانے کی ضرورت ہو پس

اگر فقط سر و گردن جھکا سکے نہ باقی بدن تو ظاہرا نماز مین کچھ خلل نہ ہوگا اور اگر اسقدر جھکنے کی ضرورت ہو کہ سر انگشتان دست زانو تک پہنچ جاتی ہین تو ظاہرا لازم ہے کہ اسیطرح سے استادہ ہوکر نماز پڑھے اور واسطے رکوع کے زیادہ تر جھک جاوے اور اگر بالکل قیام سے معذور ہو تو حالت جلوس مین نماز پڑھے اور رکوع کیواسطے جھک جاوے اور سجدہ بطریق معتبر و معمول ادا کرے اگر ممکن ہو ورنہ اشارہ کرے سر سے واسطے رکوع کے اور سجدے کے اور اگر ہو سکے تو حالت سجود مین سر جھکا کر پیشانی رکھے ما یصح علیہ السجود پر اور ان سب صورتون مین بعد زوال عذر اعادہ نماز احوط ہے والعلم عند اللہ الخبیر العلام ولہ الحمد فی البدو والختام

تمت

تمام شد بتاریخ یکم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۳ ہجری بمقام لکھنؤ محلہ وزیر گنج در مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی طبع شد

تمام شد بتاریخ ۲۳ ماه جمادی الاول سنہ ۱۳۰۳ھ
مطابق ۲۸ ماه فروری سنہ ۱۸۸۶ع در مطبع اثنا عشری
باهتمام سید عابد علی طبع شد